احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار 31 مارچ 2003ء

سوموار 31 مارچ 2003ء، 27 محرم 1424 ہجری - 31 امان 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 69

رحم کا سمندر

مدینہ کے منافقوں کا سردار عبداللہ بن ابی بن سلول ساری عمر آنحضرت ﷺ کو دکھ پہنچاتا رہا- جب وہ فوت ہوا تو آنحضرت ﷺ اس کی نماز جنازہ پڑھانے لگے- حضرت عمرؓ نے اس پر اعتراض کیا تو آپ نے فرمایا خدا نے فرمایا ہے کہ اگر تو ستر مرتبہ بھی استغفار کرے گا تو ان کو نہیں بخشوں گا- میں ستر سے زیادہ مرتبہ استغفار کروں گا- چنانچہ آپ نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہمیشہ کیلئے ایسے لوگوں کی نماز جنازہ سے روک دیا-

(صحیح بخاری کتاب التفسیر - باب استغفر لهم حدیث نمبر 4302)

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب فرماتے ہیں:

مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب جوانی میں حضرت مسیح موعود کے دوست اور ہم مکتب ہوتے تھے اور حضور کی پہلی تصنیف ''براہین احمدیہ'' پر انہوں نے بڑا شاندار ریویو بھی لکھا تھا اور یہاں تک لکھا تھا کہ گزشتہ تیرہ سو سال میں (دین) کی تائید میں کوئی کتاب اس شان کی نہیں لکھی گئی مگر مسیح موعود کے دعویٰ پر یہی مولوی صاحب مخالف ہو گئے اور مخالف بھی ایسے کہ انتہاء کو پہنچ گئے- انہی مولوی محمد حسین صاحب کا ذکر ہے کہ وہ ایک دفعہ ڈاکٹر مارٹن کلارک کے اقدام قتل والے مقدمہ میں آپ کے خلاف عیسائیوں کی طرف سے بطور گواہ پیش ہوئے- اس وقت حضرت مسیح موعود کے وکیل مولوی فضل دین صاحب نے جو ایک غیر احمدی بزرگ تھے مولوی محمد حسین صاحب کی شہادت کو کمزور کرنے کے لئے انکے خاندان اور حسب ونسب کے متعلق بعض طعن آمیز سوالات کرنے چاہے مگر حضرت مسیح موعود نے انہیں یہ کہہ کر سختی سے روک دیا کہ میں آپ کو ایسے سوالات کی ہرگز اجازت نہیں دیتا اور یہ الفاظ فرماتے ہوئے آپ نے جلدی سے مولوی فضل دین صاحب کے منہ کی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا تاکہ کہیں ان کی زبان سے کوئی نامناسب لفظ نہ نکل جائے- اور اس طرح اپنے آپ کو خطرہ میں ڈال کر اپنے جانی دشمن کی عزت و آبرو کی حفاظت فرمائی- اس کے بعد مولوی فضل دین صاحب موصوف ہمیشہ اس واقعہ کا حیرت کے ساتھ ذکر کیا کرتے تھے کہ مرزا صاحب عجیب اخلاق کے انسان ہیں کہ ایک شخص ان کی عزت بلکہ جان پر حملہ کرتا ہے اور اس کے جواب میں جب اس کی شہادت کو کمزور کرنے کے لئے اس پر بعض سوالات کئے جاتے ہیں تو آپ فوراً روک دیتے ہیں کہ میں ایسے سوالات کی اجازت نہیں دیتا-

(سیرۃ طیبہ ص 54)

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولا کی جلد اور باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے ہر شر سے بچائے-

کفالت یتامیٰ کی مبارک تحریک

جو دوست یتامیٰ کی خبر گیری اور کفالت کے خواہشمند ہوں ایسے احباب سے گزارش ہے کہ وہ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی ماہوار مقرر کرنا چاہیں اس کی اطلاع دفتر کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ کو دے کر اپنی رقوم ''امانت کفالت یکصد یتامیٰ'' صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں- ایک یتیم بچے کی کفالت کا اندازہ خرچ 500روپے سے 1500 روپے ماہوار ہے- اس وقت بفضل تعالیٰ 1400 بچے یتامیٰ کمیٹی کی زیر کفالت ہیں-

(سیکرٹری کمیٹی یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ)

تاریخ احمدیت
منزل بہ منزل
مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1978ء (4)

5 دسمبر صوفی عبدالغفور صاحب مربی چین وامریکہ کی وفات۔

14 دسمبر حضرت چوہدری علی محمد صاحب بی اے بی ٹی رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات۔

18 تا 20 دسمبر جلسہ سالانہ قادیان۔ حاضری 3544 رہی۔

23 تا 25 دسمبر نائیجیریا کا 29 واں جلسہ سالانہ۔ 6 ہزار احباب کی شرکت۔

26,25 دسمبر جزائر فجی کا 9 واں سالانہ جلسہ۔

26 تا 28 دسمبر جلسہ سالانہ ربوہ۔ حاضری ایک لاکھ 70 ہزار تھی۔

29 دسمبر 1978ء | 12 جنوری 1979ء حضور کے خطبات ''اسلام مذہبی آزادی اور آزادیٔ ضمیر کا ضامن ہے'' کے عنوان سے شائع ہوئے۔

30,29 دسمبر کینیا کا جلسہ سالانہ۔

29 تا 31 دسمبر انڈونیشیا کا 26 واں جلسہ سالانہ۔

دسمبر نائیجیریا میں ایک اور بیت الذکر کا افتتاح۔

متفرق

____ غانا سے قرآن کریم کے انگریزی ترجمہ کے 10 ہزار نسخوں کی اشاعت۔
____ رائل سوسائٹی لندن نے ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کو رائل میڈل پیش کیا۔
____ تقسیم ہند کے بعد مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا پہلا سالانہ اجتماع ہوا۔
____ حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نجی دورہ پر جرمنی تشریف لے گئے۔
____ امسال بھارت میں 56 مقامات پر لجنہ اور 11 مقامات پر ناصرات کی تنظیم قائم ہوئی۔
____ ڈیٹن امریکہ میں بیت الذکر کی تعمیر۔
____ بینن میں پہلا جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔
____ یوروبا زبان میں ترجمہ قرآن کا دوسرا ایڈیشن نائیجیریا سے شائع ہوا۔

تحریک جدید کی باتیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں۔
''یہ باتیں ایسی ہیں کہ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے سوتے جاگتے اور کھاتے پیتے ہر وقت اور ہر لمحہ اپنی بیویوں اپنے بچوں اپنے دوستوں اپنے عزیزوں اور اپنے رشتہ داروں کے کانوں میں ڈالنی چاہئیں اور انہیں ان باتوں پر راسخ اور مضبوط کرنا چاہئے کہ ہماری جماعت خدا کی قائم کردہ جماعت ہے اور خدا تعالیٰ کی قائم کردہ جماعتیں مشکلات کے بغیر ترقی نہیں کرتیں۔ پس ان باتوں کو دہراؤ اور دہراتے چلے جاؤ یہاں تک کہ یہ باتیں تمہارا ورد اور وظیفہ بن جائیں اور اگر ایک چھوٹے سے بچے سے بھی سوال کیا جائے کہ احمدیت کی ترقی کا کیا ذریعہ ہے؟ تو وہ کہہ اٹھے کہ ہم بغیر قربانی اور جان دینے کے ترقی نہیں کر سکتے اور میں اس کے لئے تیار ہوں۔ ایک عورت سے اگر پوچھا جاوے تو وہ بھی یہی جواب دے اور اگر ایک مرد سے پوچھا جائے تو وہ بھی یہی جواب دے غرض ہر شخص کے ذہن میں یہ باتیں ڈالی جائیں اور اس کے ماتحت جماعت میں ایسا ماحول اور بیداری پیدا کی جائے کہ قربانیاں کرنا کوئی مشکل کام نہ رہے۔'' (مطالبات صفحہ 8'9)

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

دعوت الی اللہ کے سنہری گر (69)

پر حکمت نصائح
ایمان افروز واقعات

مرتبہ: عبدالستار خان صاحب

تاثیر کتب حضرت مسیح موعود

حضرت حکیم محمد حسین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود المعروف مرہم عیسٰے اپنے احمدی ہونے کا باعث یہ بیان کرتے ہیں کہ آپ سرسید احمد خان مرحوم کی کتابیں پڑھا کرتے تھے اس کے بعد حضرت صاحب کا تذکرہ سنا اور کچھ اشتہارات بھی دیکھے۔ براہین احمدیہ بھی پڑھنے کا موقعہ ملا آپ کے دل میں حضرت مسیح موعود کی محبت کا جوش پیدا ہوا۔ اور آپ قادیان تشریف لے گئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی وساطت سے حضرت اقدس مسیح موعود کی خدمت میں حاضر ہوئے اور شرف بیعت سے مشرف ہوئے۔

(تاریخ احمدیت لاہور ص 132)

عربی لکھنے کی آسمانی قوت

حضرت مفتی محمد صادق صاحب رفیق حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔
نجف کے ایک فاضل عبدالحی نام اپنے رشتہ دار عبداللہ عرب کی تلاش میں غالباً 1897ء میں پہلی دفعہ قادیان آئے تھے۔ اور حضرت مسیح موعود کے ساتھ مباحثات کرتے رہے۔ ان کو یہ شبہ تھا۔ کہ عربی کتابیں جو حضرت صاحب نے لکھی ہیں وہ حضرت صاحب کے اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی نہیں ہیں۔ چنانچہ ایک دفعہ انہوں نے بیت مبارک میں بیٹھے ہوئے حضرت صاحب سے عرض کی کہ یہ قلم دوات اور کاغذ ہے۔ آپ میرے سامنے عربی لکھیں۔ حضرت نے فرمایا کہ میں بغیر اذن الٰہی کے اس طرح لکھنا شروع کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ کی ذات بے نیاز ہے میرا ہاتھ ہی شل ہو جائے یا مجھے سب علم ہی بھول جائیں۔
اس کے چند روز بعد عرب صاحب ایک سوال عربی زبان میں لکھ کر بیت الذکر میں لے کر گئے اور بعد نماز حضرت صاحب کی خدمت میں پیش کیا۔ اور قلم دوات بھی جواب لکھنے کے واسطے حاضر کی۔ حضرت صاحب نے اسی وقت اس کا جواب نہایت فصیح اور بلیغ عربی میں تحریر کر دیا۔ ایسا ہی چند روز کے بعد عرب صاحب پھر ایک سوال لکھ کر لے گئے۔ اور حضرت صاحب نے اس کا جواب بھی وہیں بیٹھے ہوئے نہایت فصاحت کے ساتھ مفصل لکھ دیا۔ تھوڑے تھوڑے دنوں کے وقفوں کے بعد اس طرح کے کئی ایک سوالات کے جوابات عربی زبان میں اپنے سامنے تحریر کرا کر عرب صاحب نے تشفی پائی' کہ بے شک حضرت صاحب کو خدا تعالیٰ نے فصیح اور بلیغ عربی لکھنے کی طاقت عطا فرمائی ہے۔ اور اس کے بعد بیعت کر کے وہ داخل سلسلہ حقہ ہوئے۔ اور سلسلہ کی تائید میں کئی کتابیں اور رسالے تصنیف کئے ان کی ایک قابل قدر تالیف لغات القرآن بھی ہے۔ (ذکر حبیب ص 47)

بذریعہ کشف رہنمائی

حضرت قاضی فضل الٰہی صاحب ساکن راولکے ضلع گجرات رفیق حضرت مسیح موعود موکد بعذاب بیان کرتے ہیں۔
''.........میں پشاور میں ملازم تھا۔ پہلے مجھے جان محمد صاحب کے ذریعہ حضرت مسیح موعود کے دعاوی کا پتہ لگا۔ جب میں نے سرمہ چشم آریہ پڑھی تو میرا دل کھل گیا۔ جب میں بیعت کے لئے گیا تو مجدد کے مفہوم پر حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے لیکچر دیا۔ منشی خادم حسین صاحب بھیروی نے فرمایا استخارہ کرو۔
استخارہ کے چند ساعت بعد ہی مجھ پر کشفی حالت طاری ہوگئی۔ میں دیکھتا ہوں کہ میں ایک ایسے رستے پر جا رہا ہوں جو ناہموار اور بالکل خراب ہے۔ اتنے میں ایک شخص آیا۔ اس نے مجھ کو میرے بازو سے پکڑا۔ اور ایک شاہراہ پر ڈال دیا۔ اور کہا کہ یہ رستہ ہے۔ مجھے اس شاہراہ پر آدمی ملے۔ میرے دل میں یقین ہوا کہ یہی (ابتدائی بزرگ) ہیں۔ میں نے ان سے پوچھا کہ راستے پر ڈالنے والا کون شخص تھا۔ انہوں نے کہا کہ یہی تو مسیح موعود مرزا غلام احمد ہے۔ پھر وہ شخص مجھ سے آگے سڑک پر چلا گیا۔ میں نے پہلے بذریعہ خط کے بیعت کی 1900ء میں اور پھر ہاتھ پر بیعت کی 1904ء میں۔
1904ء میں جب حضرت مسیح موعود لاہور آئے تو میں 10-12 دن تک آپ کے پاس رہا۔ حضرت صاحب کو آنکھوں کی تکلیف تھی۔ جب باہر نکلے تو دیکھا کہ آپ بعینہ وہی تھے۔ جس نے میرا ہاتھ پکڑا تھا۔ اور جس کی بیعت میں نے کی تھی۔''
(تحریر 26 دسمبر 1933ء، مطبوعہ الحکم 7 جون 1935ء صفحہ 4)

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد) مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے۔

میں خداتعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ایک مخلص اور وفادار جماعت عطا کی ہے۔ (حضرت مسیح موعود)

رفقاء حضرت مسیح موعود کے جذبہ عشق وفدائیت کے روح پرور نظارے

ان وجودوں نے حضرت مسیح موعود کی خاطر ہر طرح کی تکالیف برداشت کیں اور قدم قدم پر صدق وصفا کے نمونے دکھلائے

سہیل احمد ثاقب بسراء صاحب

قسط سوم آخر

ساکنان کپورتھلہ

حضرت مسیح موعود کو کپورتھلہ کی جماعت بہت عزیز تھی چنانچہ آپ اس محبت کی وجہ سے ہی فرمایا کرتے تھے کہ کپورتھلہ کی جماعت اس دنیا میں بھی میرے ساتھ ہے اور آخرت میں بھی میرے ساتھ ہوگی۔

مگر یہ محبت یک طرفہ نہ تھی بلکہ دوطرفہ تھی احباب کپورتھلہ بھی حضرت اقدس سے بہت زیادہ محبت کرتے تھے چنانچہ حضرت اقدس کی وفات کے موقع پر حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے ان الفاظ میں احباب کپورتھلہ کو صبر کی تلقین فرمائی کہ تمہارے دلوں کو جو صدمہ اس کی جدائی سے پہنچا ہے وہ تمہارے دل ہی جانتے ہیں میں اس کا کیا اندازہ کروں۔ مگر میرے دوستو صبر سے کام لو۔ دیکھو تم اس کے عاشق تھے۔ تو وہ بھی آگے کسی کا عاشق تھا۔ تمہارا عشق بہت بڑا تھا۔ مگر اس کے عشق کا درجہ نہایت اعلیٰ تھا۔ تم اس کے دیدار کے خواہشمند تھے۔ تو وہ بھی اپنے محبوب کے وصال کا آرزو مند تھا"۔

"ہاں غم ہے تو ان ذاتی تعلقات کے لحاظ سے ہے جو ہم کو اس پیارے کے ساتھ تھے۔ اس نے اپنے حسن واحسان سے ہمارے دلوں کو لبھالیا تھا۔ اور تم تو اے اہل کپورتھلہ ان تعلقات کو بہت زیادہ محسوس کرنے والے ہو۔ میں دیکھتا تھا کہ حضرت اقدس تم لوگوں پر کس قدر شفقت کرتے تھے۔ وہ اپنے قدیم دوستوں کو خصوصیت سے یاد کرتے تھے۔ تمہاری گفتگو کے وقت ان کا انداز گفتگو نرالا ہوتا تھا۔ وہ تمہارے ساتھ بے تکلف تھے اور وہ تمہاری ناز برداری کرتے تھے۔

(رفقائے احمد جلد 4 ص 39-40)

ذکر الحبیب حبیب

حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانی تحریر فرماتے ہیں کہ ایک روز کا ذکر ہے کہ صبح کے چار بجے تھے۔ گلابی موسم تھا خاکسار اور منشی محمد خان صاحب مرحوم عاشق مسیح موعود اور منشی ظفر احمد صاحب ساکنان کپورتھلہ اور حافظ احمد اللہ خان صاحب ناگپوری ویشوری و دیگر دو تین رفقاء بیت الذکر میں بیٹھے تسبیح وتہلیل اور درود واستغفار میں مشغول تھے۔ کسی نے نداء نماز خوش الحانی سے دی۔

جب وہ نداختم کر چکا۔ تو میرے دل میں ایک جوش پیدا ہوا۔ تو میں نے آہستہ آہستہ حضرت مسیح موعود کے اشعار خوش الحانی سے پڑھنے شروع کئے۔ تو عاشق مسیح موعود نے زور سے پڑھنے کے لئے فرمایا۔ چونکہ مرحوم کا اور میرا گہرا تعلق تھا اور ساتھ ہی بے تکلفی تھی۔ ان کے ذوق قلبی اور فرمانے پر میں نے وہی اشعار زور سے پڑھے اور وہ اشعار یہ ہیں۔

اے در خشم چوں قمر تابم چو قرص آفتاب
کور چشم آنا نکہ درانکار ہا افتادہ اند

حافظ غلام محی الدین صاحب مرحوم جو بڑے مخلص احمدی تھے اور رات دن حضرت مسیح موعود کی خدمت اور کاروبار کے لئے مستعد اور کمر بستہ بڑے شوق سے رہتے تھے آگئے .... جب شعر پڑھا تو حضرت مسیح موعود نے بیت الفکر کی دریچی یعنی کھڑکی سے چہرہ منور چمکتا ہوا نکالا اور دست مبارک میں لالٹین روشن شدہ تھی اور ایک لیمپ بیت میں روشن تھا۔ اللہ اکبر اس وقت کا منظر کیا ہی مبارک اور دلکش تھا عین میں نے شعر کے مصرعہ اول کے مطابق تھا۔ سے

می در خشم چوں قمر تابم چو قرص آفتاب

آنکھیں چکا چوند ہو گئیں۔ محمد خاں مرحوم کو تو وجد کی حالت طاری ہوگئی۔ اور ہم سب پر ایک عجیب حالت طاری تھی۔ ایک طرف استیلائے محبت اور ایک طرف استغراق محو نظارہ میں خاموش ہو رہا۔ آپ بیٹھ گئے فرمایا صاحبزادہ صاحب چپ کیوں ہو گئے پڑھو۔ پھر میں نے مکرر سہ مکرر ان اشعار کو پڑھا۔ آپ سن کر محظوظ ہوئے۔ اور فرمایا جزاک اللہ احسن الجزاء۔ اس کے بعد نماز ادا کی۔

(رفقائے احمد ص 39 جلد 4)

کپورتھلہ کی جماعت میں تین بزرگ خاص طور پر قابل ذکر ہیں حضرت میاں محمد خان صاحب، حضرت منشی اروڑا خان صاحب اور حضرت منشی ظفر احمد صاحب یہ تینوں بزرگ حقیقتاً شمع مسیح کے جانثار پروانے تھے جن کی زندگی کا مقصد اس شمع کے گرد گھوم کر جان دینا تھا۔ ان ہی بزرگوں کی بابت شیخ محمد احمد مظہر صاحب بیان کرتے ہیں:-

میں مبالغہ سے نہیں کہتا بلکہ ایک حقیقت بیان کرتا ہوں کہ میرے الفاظ کو وہ پیمانہ میسر نہیں ہے جس سے ان بزرگوں کی محبت کو ناپا جاسکے۔ مگر ایک ادنیٰ مثال یوں سمجھی جاسکتی ہے کہ جس طرح ایک عمدہ اسفنج کا ٹکڑا پانی کو جذب کر کے پانی کے قطروں سے اس طرح بھر جاتا ہے کہ اسفنج اور پانی میں کوئی امتیاز باقی نہیں رہتا۔ اور نہیں کہہ سکتے کہ کہاں پانی ہے اور کہاں اسفنج۔ اس طرح ان پاک نفس بزرگوں کا دل بلکہ ان کے جسموں کا رواں رواں حضرت مسیح موعود کی محبت سے لبریز تھا۔ مجھے خوب یاد ہے اور اس واقعہ کو کبھی نہیں بھول سکتا۔ کہ جب 1916ء میں مسٹر والٹر آنجہانی جو آل انڈیا وائی ایم سی اے کے سیکرٹری تھے اور سلسلہ احمدیہ کے متعلق تحقیق کرنے کے لئے قادیان آئے تھے۔ انہوں نے قادیان میں یہ خواہش کی کہ مجھے بانی سلسلہ احمدیہ کے کسی پرانے رفیق سے ملایا جاوے۔ اس وقت منشی اروڑے خان صاحب مرحوم قادیان میں تھے۔ مسٹر والٹر کو منشی صاحب مرحوم کے ساتھ بیت مبارک میں ملایا گیا۔ مسٹر والٹر نے منشی صاحب سے رسمی گفتگو کے بعد یہ دریافت کیا کہ آپ پر مرزا صاحب کی صداقت میں سب سے زیادہ کس دلیل نے اثر کیا؟ منشی صاحب نے جواب دیا کہ میں زیادہ پڑھا لکھا آدمی نہیں ہوں اور زیادہ علمی دلیلیں نہیں جانتا مگر مجھ پر جس بات نے زیادہ اثر کیا وہ حضرت صاحب کی ذات تھی جس سے زیادہ سچا اور زیادہ دیانت دار اور خدا پر زیادہ ایمان رکھنے والا شخص میں نے نہیں دیکھا۔ انہیں دیکھ کر کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ یہ شخص جھوٹا ہے۔ باقی میں تو ان کے منہ کا بھوکا ہوں مجھے زیادہ دلیلوں کا علم نہیں ہے یہ کہہ کر منشی صاحب مرحوم حضرت مسیح موعود کی یاد میں اس قدر بے چین ہو گئے کہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے اور روتے روتے ان کی ہچکی بندھ گئی۔ اس وقت مسٹر والٹر کا یہ حال تھا کہ کاٹو تو بدن میں لہو نہیں اور ان کے چہرہ کا رنگ ایک دھلی ہوئی چادر کی طرح سفید پڑ گیا تھا اور بعد میں انہوں نے اپنی کتاب "احمدیہ موومنٹ" میں اس واقعہ کا خاص طور پر ذکر بھی کیا اور لکھا کہ جس شخص نے اپنی صحبت میں اس قسم کے لوگ پیدا کئے ہیں اسے ہم کم از کم دھوکے باز نہیں کہہ سکتے"۔

(رفقائے احمد جلد 4 ص 64,65)

حضرت قاضی ضیاء الدین

حضرت مسیح موعود کے رفقاء کا یہ حال تھا کہ آخری دم تک اپنے معشوق کے دیدار کو ترستے رہتے اور جس طرح بھی بن پڑے معشوق کو دیکھنا چاہتے۔ قاضی محمد عبداللہ صاحب اپنے والد محترم حضرت قاضی ضیاء الدین صاحب کے آخری ایام کا تذکرہ کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں:-

"میرے والد صاحب 12 مئی 1904ء کو فوت ہوئے۔ حضرت اقدس ان ایام میں گورداسپور جایا کرتے تھے۔ میرے والد صاحب اس وقت اس کمرے میں جہاں اب میاں مولا بخش صاحب کی دوکان ہے بیمار پڑے تھے۔ اس وقت وہاں مدرسہ کی ایک کلاس ہوتی تھی۔ ان ایام میں مدرسہ میں رخصتیں تھیں۔ والد صاحب کا دل چاہتا تھا کہ جب حضور اس گلی سے گزریں تو میں ان کو دیکھوں چنانچہ جب حضرت گزرے تو ایک کھڑکی کھلی تھی۔ اس میں سے انہوں نے شکل سے حضرت صاحب کو دیکھا اور اس کے کچھ عرصہ کے بعد ان کا انتقال ہوگیا۔ حضرت واپس تشریف لائے تو ایک دن وہ گھر میں بیٹھے ہوئے کچھ تحریر فرمارہے تھے۔ اس وقت میری ہمشیرہ نے والد صاحب کی اس خواہش کا ذکر کردیا۔ اس پر فرمایا اگر وہ مجھے کہتے تو میں ضرور آتا۔ حضور کو اس وقت بڑی تکلیف ہوئی اور اس وقت تحریر لکھنی بند کردی اور پھر ٹہلتے رہے" (رفقائے احمد جلد 6 ص 53)

نہ صرف عاشق معشوق کے لئے تڑپتا تھا بلکہ معشوق بھی اپنے عاشق کے لئے گراں قدر جذبات رکھتا تھا۔ حقیقت تو یہ ہے کہ آگ دونوں طرف برابر لگی ہوئی تھی۔

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی

صالح کراماتی اور عاشق صادق بزرگ، حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کے جذبہ عشق کا حال ان کی زبانی سنیئے:-

"1904ء میں جب کہ سیدنا حضرت مسیح موعود سیالکوٹ تشریف لائے تو ہم ضلع گجرات کے کچھ

دوست بھی حضور اقدس کی زیارت کیلئے سیالکوٹ پہنچے دوسرے دن حضرت اقدس کے متعلق ہمیں معلوم ہوا کہ حضور میر حسام الدین صاحب کی (بیت) کے ملحقہ مکان میں قیام فرما ہیں اور بعض زائرین کی خاطر حضور (بیت) کے برآمدہ کی چھت پر تشریف لائیں گے۔ چنانچہ حضور کے آنے سے پیشتر ہی باہر کے علاقوں کے زائرین (بیت) میں پہنچ گئے اور ہم بھی کبوترانوالی (بیت) سے وہاں پہنچے مگر اس وقت منتظمین نے لوگوں کے زیادہ اژدہام کی وجہ سے (بیت الذکر) کا دروازہ اندر سے بند کرلیا تھا۔ ہم نے جس وقت دروازہ کو اندر سے بند پایا تو بہت پریشان ہوئے اور برآمدہ کی پچھلی دیوار جو کوچہ میں جنوب کی طرف تھی وہاں چلے گئے مگر اس طرف سے دیوار بہت اونچی تھی۔ میرے ساتھ اس وقت چوہدری عبداللہ خاں صاحب بہلولپوری بھی تھے ہم نے سوچا کہ اب کیا کیا جائے چوہدری صاحب نے کہا اس طرف سے چڑھنا تو سیڑھی کے بغیر مشکل ہے میں نے کہا ہم مسافروں کے پاس سیڑھی کہاں اب تو جذبہ عشق کی پرواز ہی کام دے سکتی ہے چنانچہ میں نے اپنی لوئی چوہدری عبداللہ خان صاحب کو پکڑائی اور خود چند قدم پیچھے ہٹ کر زور سے اس دیوار پر جست کی تو میرا ہاتھ اس کی منڈیر پر جا پہنچا اور میں اوپر چڑھ گیا چوہدری صاحب نے جب یہ دیکھا تو کہنے لگے آپ نے تو جذبہ عشق سے کام لے لیا ہے مگر میں کیا کروں میں نے کہا اب میں آپ کی طرف کپڑا لٹکاتا ہوں آپ اس کا سرا پکڑ لیں میں آپ کو اوپر کھینچ لوں گا چنانچہ اس کے بعد میں نے انہیں بھی اوپر کھینچ لیا اور ہم دونوں اوپر آ گئے۔ میں نے اندر جاتے ہی جہاں حضرت اقدس نے کھڑے ہو کر تقریر فرمانی تھی وہاں اپنی لوئی بچھا دی تاکہ وہ جگہ بھی نرم ہو جائے اور میری لوئی بھی حضور کے پائے مبارک کے طفیل متبرک ہو جائے۔ اس کے بعد حضور تشریف لائے اور میری لوئی پر کھڑے ہو کر حضور نے تقریر فرمائی۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

(حیات قدسی حصہ دوم ص47,48)

حضرت میر محمد اسحاق صاحب

حضرت شیخ محمد احمد مظہر صاحب، حضرت میر محمد اسحاق صاحب کی بابت بیان فرماتے ہیں کہ ایک بار حضرت میر صاحب کو ایک مقدمہ کے سلسلہ میں عدالت آنا پڑا۔ چنانچہ جب آپ عدالت کے کمرے میں داخل ہوتے تو تین چار منٹ تک ملزمان کے کٹہرے میں اکیلے اور غمزدہ سے ہو کر کھڑے رہتے۔ شیخ صاحب لکھتے ہیں کہ میں نے کئی بار آپ کو ایسا کرتے دیکھا مگر میری سمجھ میں یہ بات نہ آئی کہ میر صاحب ایسا کیوں کرتے ہیں۔ آخر میں نے ایک دن میر صاحب سے اس کا سبب پوچھا۔ حضرت میر صاحب چشم پرآب ہو گئے فرمانے لگے کہ آتمارام مجسٹریٹ نے حضرت مسیح موعود کو عدالت میں کھڑا رہنے پر مجبور کیا تھا اس لئے جب کبھی مجھے عدالت میں جانے کا اتفاق ہوتا ہے تو حضرت مسیح موعود کی یاد میں چند منٹ میں بھی اسی طرح کھڑا رہتا ہوں۔

(الفرقان ستمبر، اکتوبر 1961ء ص53)

حضرت مولوی عبدالکریم سیالکوٹی صاحب

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کے عشق کا یہ حال تھا کہ بیماری کی عین شدت، درد و اضطراب میں حضرت اقدس کی یاد میں ماہی بے آب کی طرح تڑپتے تھے ان کی اہلیہ صاحبہ کا بیان ہے:۔

جب حضرت مولوی عبدالکریم صاحب بیمار ہوئے اور ان کی تکلیف بڑھ گئی اور بعض اوقات شدت تکلیف کے وقت نیم غشی کی سی حالت میں وہ کہا کرتے کہ سواری کا انتظام کرو، میں حضرت صاحب سے ملنے کے لئے جاؤں گا گویا وہ سمجھتے تھے کہ میں کہیں باہر ہوں اور حضرت صاحب قادیان میں ہیں اور بعض اوقات کہتے تھے اور ساتھ ہی زار و قطار روپڑتے تھے کہ دیکھو میں نے اتنے عرصہ سے حضرت کا چہرہ نہیں دیکھا تم مجھے حضرت صاحب کے پاس کیوں نہیں لے جاتے ابھی سواری منگواؤ اور لے چلو۔ ایک دن جب ہوش تھی کہنے لگے جاؤ حضرت صاحب سے کہو کہ میں مر چلا ہوں مجھے صرف دور سے کھڑے ہو کر زیارت کرا جائیں اور بڑے روئے اور اصرار کے ساتھ کہا کہ ابھی جاؤ میں نیچے حضرت صاحب کے پاس آئی کہ مولوی صاحب اس طرح کہتے ہیں حضرت صاحب فرمانے لگے کہ آپ سمجھ سکتے ہیں کہ کیا میرا دل مولوی صاحب کے ملنے کو نہیں چاہتا؟ مگر بات یہ ہے کہ میں ان کی تکلیف کو دیکھنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ حضرت اماں جان نے کہا کہ جب وہ اتنی خواہش رکھتے ہیں تو آپ کھڑے کھڑے ہو آئیں حضرت صاحب نے فرمایا کہ اچھا میں جاتا ہوں مگر تم دیکھ لینا کہ ان کی تکلیف کو دیکھ کر مجھے دورہ ہو جائے گا خیر حضرت صاحب نے پگڑی بھی منگا کر سر پر رکھی اور ادھر جانے لگے میں جلدی سے سیڑھیاں چڑھ کر آگے چلی گئی تا کہ مولوی صاحب کو اطلاع دوں کہ حضرت صاحب تشریف لاتے ہیں جب میں نے مولوی صاحب کو جا کر اطلاع دی تو انہوں نے الٹا مجھے ملامت کی کہ تم نے حضرت صاحب کو کیوں تکلیف دی؟ کیا میں نہیں جانتا کہ وہ کیوں تشریف نہیں لاتے؟ میں نے کہا آپ نے خود تو کہا تھا انہوں نے کہا کہ وہ تو میں نے دل کا دکھڑا رویا تھا تم فوراً جاؤ اور حضرت صاحب سے عرض کرو کہ تکلیف نہ فرمائیں میں بھاگی گئی تو حضرت صاحب سیڑھیوں کے نیچے کھڑے اوپر آنے کی تیاری کر رہے تھے میں نے عرض کر دیا کہ حضور آپ تکلیف نہ فرمائیں۔

(تاریخ احمدیت جلد سوم ص422,423)

یقین نہ آتا

حضرت مرزا عبدالحق صاحب ایک ذاتی مشاہدہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

1928ء یا 1929ء میں میں کشمیر گیا۔ سرینگر میں حضرت خلیفہ نورالدین صاحب کے مکان پر ٹھہرا۔ ایک روز انہوں نے حضرت مسیح موعود کے کچھ واقعات سنائے اور آخر پر بتایا کہ حضرت مسیح موعود کے وصال کی اطلاع آئی تو یقین نہ آتا تھا کہ وہ ہمارا پیارا ہم سے جدا ہو گیا ہے۔ بس اتنا کہا تھا اور بچوں کی طرح چیخیں مار مار رونا شروع کر دیا۔ نہایت بے قابو ہو کر اسی طرح سے کچھ دیر تک روتے رہے۔

(ماہنامہ انصار اللہ اگست 1966ء ص23)

آخر پر حضرت مصلح موعود کا ایک اقتباس پیش ہے کہ جس میں آپ نے اپنی جماعت کو عشق پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"یہ وہ لوگ ہیں جن کے نقش قدم پر جماعت کے دوستوں کو چلنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ کہنے والے کہیں گے کہ یہ شرک کی تعلیم دی جاتی ہے یہ جنون کی تعلیم دی جاتی ہے یہ پاگل پن کی تعلیم دی جاتی ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ پاگل وہی ہے جس نے اس رستہ کو نہیں پایا اور اس شخص سے عقلمند کوئی نہیں جس نے عشق کے ذریعہ خدا اور اس کے رسول کو پالیا اور جس نے محبت میں محو ہو کر اپنے آپ کو ان کے ساتھ وابستہ کر لیا اب اسے خدا سے اور خدا کو اس سے کوئی چیز جدا نہیں کر سکتی کیونکہ عشق کی گرمی دونوں کو آپس میں اس طرح ملا دیتی ہے جس طرح ویلڈنگ کیا جاتا ہے اور دو چیزوں کو جوڑ کر آپس میں بالکل پیوست کر دیا جاتا ہے مگر وہ جسے محض فلسفیانہ ایمان حاصل ہوتا ہے اس کا خدا سے ایسا ہی جوڑ ہوتا ہے جیسے قلعی کا ٹانکا ہوتا ہے کہ ذرا گرمی لگے تو ٹوٹ جاتا ہے مگر جب ویلڈنگ ہو جاتا ہے تو وہ ایسا ہی ہو جاتا ہے جیسے کسی چیز کا جزو ہو پس اپنے اندر عشق پیدا کرو اور وہ راہ اختیار کرو جو ان لوگوں نے کی۔

(الفضل 28 اگست 1941ء)

سکنتھورپ میں احمدیہ بیت الذکر کا قیام

خداتعالیٰ نے اپنے فضل سے جماعت احمدیہ سکنتھورپ کو 3 دسمبر 2002ء کو ایک بنگلہ نما گھر خریدنے کی توفیق عطا فرمائی جسے بیت اور مرکز دعوت الی اللہ کے طور پر استعمال کیا جائے گا۔ انشاءاللہ۔ یہ گھر شہر کے خوبصورت علاقہ میں بلند مقام پر واقع ہے اور سنٹرل ہیٹنگ اور ڈبل گلیزنگ سمیت جدید سہولتوں سے آراستہ ہے۔ سکنتھورپ کی چھوٹی سی جماعت محض چند مخلص احمدیوں پر مشتمل ہے۔ اس کا قیام چار سال قبل عمل میں آیا تھا۔ جلد ہی احمدیوں نے ایک مرکز صلوٰۃ قائم کیا اور مکرم ڈاکٹر سید مظفر احمد صاحب کے گھر پر باقاعدہ نمازیں ادا کی جاتی رہیں۔ بعد میں بیت الذکر کے حصول کے لئے کوششوں کا آغاز کیا گیا۔ ان کوششوں میں کامیابی کئی پہلوؤں سے ایک ایمان افروز واقعہ ہے۔

اگرچہ اس وقت جماعت احمدیہ برطانیہ کی عظیم الشان "بیت الفتوح مورڈن" زیر تعمیر ہے اور اپنی نوعیت کے اس منفرد منصوبہ کی جلد تکمیل کے لئے جماعت ہر ممکن قربانی پیش کر رہی ہے۔ تاہم جماعت احمدیہ سکنتھورپ نے اپنے مقامی وسائل کی مدد سے ایک مناسب بنگلہ خریدنے کے لئے جب مرکز سے اجازت طلب کی تو یہ درخواست منظور کر لی گئی۔ بظاہر چند افراد کے لئے یہ اہم کام بڑا مشکل تھا لیکن احمدیوں کی پرخلوص قربانیوں کا نظارہ دیکھتے ہوئے جلد ہی کافی رقم جمع ہو گئی جس سے بیت کے لئے عمارت بآسانی خریدی جا سکتی تھی۔

جب مذکورہ عمارت خریدنے کے لئے کونسل کو درخواست دی گئی تو مقامی افراد کے ساتھ مل کر مخالفین نے بھی سخت شور و غل مچایا اور ہر ممکن طریق سے مخالفت کا ایک بازار گرم کر دیا۔ مقامی اخبار نے بھی اپنے پہلے صفحہ پر یہ خبر شائع کی کہ جماعت احمدیہ سکنتھورپ میں ایک بیت حاصل کرنا چاہتی ہے لیکن مقامی لوگ اس کی مخالفت کر رہے ہیں۔ چنانچہ کونسل کو جب کئی افراد نے اعتراضات بھیجے تو کونسل نے یہ معاملہ پلاننگ کمیٹی میں بحث کے لئے پیش کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ اسی اثناء میں یہ خبر مقامی ریڈیو اور ٹیلی ویژن نے بھی نشر کرنا شروع کر دی جبکہ دیگر علاقوں میں بھی یہ خبر میڈیا کے ذریعہ پیش کی گئی۔ اسی طرح مقامی ریڈیو پر احمدیوں کا موقف بھی بار بار پیش کیا گیا۔

پلاننگ کمیٹی کے اجلاس میں اراکین نے لوگوں کی اس معاملہ میں دلچسپی کو دیکھتے ہوئے فیصلہ کیا کہ پہلے تمام اراکین کو وہ عمارت دکھائی جائے۔ اس طرح بحث مزید چند ہفتوں کے لئے ملتوی کر دی گئی۔ جب کمیٹی میں بحث شروع ہوئی تو جماعت احمدیہ کو بھی پانچ منٹ کے لئے اپنا موقف پیش کرنے کی اجازت دی گئی۔ معترضین کو بھی یہ موقع دیا گیا۔ بعد میں جب ووٹنگ ہوئی تو کمیٹی کے اراکین نے ہاتھ کھڑا کر کے کثرت رائے سے جماعت احمدیہ کے حق میں ووٹ دیا اور اس طرح کئی ہفتوں کی کوششوں کے بعد خداتعالیٰ نے رمضان المبارک کے مہینہ میں عید سے چند دن قبل یہ بیت ہمیں عطا فرما دی۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

اللہ تعالیٰ اس جگہ کو جماعت احمدیہ کے لئے ہر پہلو سے بابرکت فرمائے اور اس بیت کو بے شمار روحوں کی ہدایت کا ذریعہ بنا دے۔

ان ایمان افروز واقعات کا ایک پہلو یہ ظاہر ہوا کہ مقامی مسجد کا جو امام ہماری مخالفت میں پیش پیش تھا' خداتعالیٰ کے عتاب کا نشانہ بنا۔ ہماری بیت کی خبر کی اشاعت کے چند روز بعد اس غیر احمدی امام کی تصویر اخبار میں صفحہ اول پر اس خبر کے ساتھ شائع ہوئی کہ وہ پولیس کو مطلوب ہے اور قانون سے بچنے کے لئے لاپتہ ہو گیا ہے۔ مذکورہ شخص ایک عرصہ سے غائب ہے۔

اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ سکنتھورپ کو اس بیت کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(اخبار احمدیہ برطانیہ دسمبر 2002ء و جنوری 2003ء)

حنیف احمد محمود صاحب

قیام نماز کے مزید دلکش نظارے

قریباً ایک ماہ قبل ایڈیٹر صاحب الفضل کا لکھا ہوا ایک مفید اور دلچسپ مضمون بعنوان ''مختلف رکاوٹوں کے باوجود جماعت احمدیہ میں قیام نماز کے دلکش نظارے'' تین اقساط میں شائع ہوا تھا- ان تینوں اقساط کو'' فائل نماز'' میں محفوظ کر لیا تھا- خیال آیا کہ احباب کو نماز باجماعت کی تلقین مختلف انداز میں کرتے رہتے ہیں- یہ بھی ایک انوکھا اور منفرد انداز ہے جو اس مضمون میں ہے-

بہت عمدہ مفید مضمون ہے- نماز باجماعت کی خاطر رکاوٹوں کے باوجود احباب جماعت کی کوششوں کو مزید اقساط میں جمع کرنا ضروری ہے کیونکہ جماعت کی یہ تابندہ تاریخ ہے جس کو محفوظ کرنا چاہئے- گھٹیالیاں میں پانچ قربانیوں پر جماعت احمدیہ اسلام آباد کی نمائندگی میں چار احباب کے ساتھ مجھے گھٹیالیاں جانے کا اتفاق ہوا تھا- اور میں ان احباب کے ساتھ ان تمام کے گھروں میں گیا اور جماعت احمدیہ اسلام آباد کی طرف سے تاثرات و جذبات کا اظہار کیا- اس موقع پر مجھے ایک نوجوان کی والدہ محترمہ سے ملنے کا بھی موقعہ ملا- شہید کی والدہ نے اپنے عزم کا اظہار یوں کیا-

'' مربی صاحب! ایک بچے کی جان کیا اگر بیت الذکر کی آبادکاری کے لئے مجھے باقی بچوں کے خون کا نذرانہ بھی دینا پڑا تو یہ میرے لئے باعث فخر ہوگا.......... میں نے اپنے باقی بچوں سے بیت الذکر کی آبادکاری کا حلف لے لیا ہے اور وہ باقاعدہ بیت الذکر جا کر نماز ادا کرتے ہیں''..........اس طرح صدر جماعت مکرم ماسٹر حمید صاحب نے بہت ہی پرعزم انداز میں کہا کہ ''یہ ہمیں عبادتوں سے روکنا چاہتے ہیں- ہم اب پہلے سے بڑھ کر بیوت الذکر کو آباد کریں گے اور عبادتوں سے گھروں کو بھی سجائیں گے-''

اسی طرح تخت ہزارہ میں پانچ احمدیوں کی قربانی پر بھی جماعت احمدیہ اسلام آباد کا ایک وفد مکرم رانا رفیق احمد صاحب سیکرٹری وصایا کی سرپرستی میں تخت ہزارہ گیا تھا- تو واپسی پر انہوں نے مجھے بتایا کہ مکرم عارف محمود جو قربان ہوئے اس قدر انہیں بیت الذکر جا کر نماز پڑھنے کی عادت تھی کہ گھر والے انہیں مسیتڑ کہا کرتے تھے اور ان کے والد مکرم نذیر احمد صاحب رائے پوری کا دل بھی بیت الذکر کی طرف ہی اٹکا رہتا تھا- ان تمام قربان ہونے والوں کے لواحقین نے بیت الذکر کی حفاظت کے عہد باندھے کیونکہ یہ جانتے تھے کہ نماز باجماعت کی ادائیگی ہی ہماری بقا کی ضمانت ہے-

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے دو بہت ہی اہم واقعات اس مضمون کی زینت ہیں- جو بہت موثر کن ہیں- حضرت صاحب کی موجودہ علالت میں باوجود کمزوری اور ضعف کے بیت الذکر میں آ کر نماز پڑھنے کا ذکر بھی اس مضمون کو مزید حسن دے سکتا ہے-

گولبازار ربوہ کے کاروباری حضرات کا مزید ذکر بھی اس مضمون کے تاریخی حسن کو دوبالا کرے گا کہ ہر نماز پر تمام دوکاندار اپنی اپنی دکانیں بند کر کے بیت المہدی میں نماز کی ادائیگی کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو جاتے ہیں- مکرم قریشی عبدالغنی صاحب مرحوم کا ذکر تو کیا گیا ہے-

گزشتہ دو برسوں سے شوریٰ کے ایک فیصلہ کے مطابق مرکز کی ہدایت کے تحت نماز باجماعت کی جو بھرپور مہم جماعتوں میں چلی ہے- اس کے خاطر خواہ اچھے نتائج برآمد ہوئے ہیں اور ان رفقاء کی یادیں تازہ ہوئی ہیں جن کا آپ کے مضمون میں ذکر ہے- یہاں بیت الذکر اسلام آباد کے قریب مارکیٹوں میں ہمارے بہت سے احمدی دوست احباب کاروبار کرتے ہیں اور ان میں سے دو تین تو فجر کی نماز کے علاوہ (اس وقت یہاں نہیں ہوتے) باقی چاروں نمازیں اپنی دکانیں کھلی چھوڑ کر پیدل نماز پڑھنے بیت الذکر میں آتے ہیں- اور کئی ہیں جو ظہر اور عصر کی نماز اپنا کاروبار چھوڑ کر بیت الذکر میں ادا کرتے ہیں- یہی کیفیت ملازمین کی ہے- ظہر کی نماز میں بہت سے دوست احباب کی تعداد ان کی ہوتی ہیں جو مختلف شعبوں میں ملازم ہیں اور اپنے دفتر کا حرج کر کے نماز باقاعدگی سے باجماعت ادا کرتے ہیں- ہمارے یہاں تین دوست ایسے ہیں جن کی ٹیکسی ہے- ان میں ایک تو ہر روز اپنی ٹیکسی بیت الذکر کے قریب ٹیکسی سٹینڈ پر کھڑی کر کے مغرب کی نماز پڑھتے ہیں اور میرے ایک دن پوچھنے پر بتایا کہ میری یہ کوشش ہوتی ہے کہ مغرب کی نماز کے وقت میں بیت الذکر کے اردگرد کی سواری لوں تا نماز بیت الذکر میں ادا کر سکوں.......... اور ایک اور احمدی دوست جو ٹیکسی چلاتے تھے نے مجھ سے ایک دن ظہر کی نماز کی ادائیگی کے بعد دریافت فرمایا کہ'' مربی صاحب! جب نماز کا وقت ہو تو میں حتی الامکان کوشش کرتا ہوں کہ سواری نہ لوں- آج بھی ایک سواری نے مجھے ہاتھ دیا- میں اسے یہ معذرت کر کے آ گیا ہوں کہ میری نماز کا وقت ہو رہا ہے- میں پہلے وہ ادا کروں گا..........''-

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک خطبہ میں اس طرف احباب جماعت کو توجہ دلاتے ہوئے فرمایا ہے-

'' نماز کی حفاظت جس کے لئے جماعت احمدیہ قائم کی گئی ہے ہمارا اولین فرض ہے- ہمارے سارے نظام اس مرکزی کوشش کے لئے غلامانہ حیثیت رکھتے ہیں اگر یہ نظام اوپر آ جائیں اور یہ آقا یعنی عبادت کا مقام نیچے ہو جائے تو معاملہ بالکل الٹ ہو جائے گا- پھر تو ویسی بات ہو جائے گی کہ کشتی نیچے چلی جائے اور پانی اوپر آ جائے- وہی چیز جو بچانے کا موجب ہوتی ہے وہ تباہی کا موجب بن جاتی ہے.......... عبادت' نظام جماعت کی غلام نہیں ہو گی بلکہ نظام عبادت کا غلام ہو گا- ہم تبھی زندہ رہیں گے جب نظام جماعت عبادت کا غلام ہو گا- ہر جماعت کی مجلس عاملہ اور تنظیم خواہ وہ ذیلی انجمن کی ہو یا مرکزی انجمن کی بالکل اسی طرح ذمہ دار ہے جس طرح یہ انجمنیں ذمہ دار ہیں..........اس لئے آپ کو اس طرف توجہ دینی پڑے گی اور جماعت کے ذمہ دار دوستوں کو بہترین نمونے قائم کرنے پڑیں گے''-

(خطبہ جمعہ فرمودہ یکم اپریل 1983ء)

مجھے افریقہ سیرالیون میں بھی خدمت بجالانے کا موقعہ ملا ہے- وہاں بو جماعت کے ایک بہت ہی بزرگ اور مخلص دوست پاردجز مرحوم ہوا کرتے تھے- چونکہ سیرالیون میں چھ ماہ مسلسل بارشیں ہوتی ہیں مگر یہ بزرگ باوجود ادھیڑ عمری کے باقاعدہ چھتری لئے ہر نماز پر بیت الذکر آتے- یہی کیفیت پامانا اور پا ابراہیم جالو ہمارے مربی مکرم ہارون جالو کے والد ہیں کی ہوا کرتی تھی- اور شدید بارش میں ان کے آنے سے اور بلند آواز سے السلام علیکم کہنے سے اندازہ ہوتا تھا کہ نمازی آ گئے ہیں-

1984ء کے آرڈیننس کے بعد میں جب سیرالیون سے واپس آیا تو ربوہ میں مجھے جن دو چیزوں نے متاثر کیا- ان میں ایک تو کثرت کے ساتھ درخت تھے اور دوسرا بیوت الذکر میں نمازیوں کی حاضری تھی- سیرالیون جانے سے قبل جہاں کسی بیت الذکر میں دو صفیں ہوتی تھیں اب وہاں 4-5 صفیں بن رہی تھیں- گویا کہ بیوت الذکر نمازیوں سے چھلک رہی تھیں- ان لوگوں نے ہماری عبادات کا راستہ روکنے کی کوشش کی تھی مگر ان تمام روکوں کو احسن طریق سے وفادار احمدیوں نے عبور کر کے اپنی عبادات اور بالخصوص نماز باجماعت پر آنچ نہیں آنے دی بلکہ اپنے قدموں کو آگے بڑھایا-

مضمون کی حق تلفی ہو گی اگر لاہور کے ایک دوست مکرم اکرام صاحب کا ذکر نہ کروں- نمازوں میں ذرا سست تھے- جب توجہ دلائی تو ایسے نمازوں کی طرف راغب ہوئے کہ پھر اپنے کاروبار اور ملازمت کی ذرا بھی پرواہ نہ کی- ہر ممکن کوشش کر کے نماز ''دارالذکر'' لاہور میں آ کر ادا کرتے-

میرے والد محترم چوہدری نذیر احمد سیالکوٹی مرحوم نے بھی عبادت کے راستہ میں حائل تمام روکوں کو عبور کر کے نماز باجماعت کے قیام کے لئے بہت سعی کی- جس کا ذکر خاکسار نے اپنی تصنیف '' میرے محسن والدین'' کے صفحہ 24-25 پر ''نماز باجماعت کی پابندی'' کے عنوان کے تحت یوں کیا ہے-

'' ریٹائرمنٹ کے بعد جب ربوہ تشریف لے آئے- تو خلافت سے پیار کی وجہ سے نماز فجر اور نماز مغرب ''بیت مبارک'' میں جا کر ادا کرتے رہے- امام وقت کے لندن تشریف لے جانے کے بعد بھی یہ طریق جاری رکھا- مرکز سے اس قدر پیار تھا کہ بیماری کے دوران بھی ربوہ چھوڑنے کو دل نہ کرتا تھا- بالآخر ہم بھائیوں نے اس بات پر منایا کہ آپ لاہور ''دارالذکر'' میں میرے ہاں (جہاں میں مقیم تھا) ٹھہر جائیں تا نماز باجماعت کی ادائیگی ہوتی رہے- جتنا عرصہ اپنے بیٹے عزیزم مجید احمد بشیر کے ہاں قیام پذیر رہے- کہہ کر گھر میں نماز باجماعت کا انتظام فرماتے- بے ہوشی کے عالم میں بھی نماز آپ نے ترک نہ کی- اکثر ہاتھ باندھے نماز پڑھتے دکھائی دیتے- آخری دنوں میں جب آپ بول نہ سکتے تھے ایک دفعہ نماز کی ادائیگی کر رہے تھے- ہم میں سے ایک بھائی نے بار بار آپ کو اپنی طرف متوجہ کرنا چاہا تو پیشانی پر بل لا کر برا منایا کہ میں نماز ادا کر رہا ہوں اور تم مجھے اپنی طرف بلا کر پریشان کر رہے ہو-''

آج کے دور میں ایک روک کھیلوں کا میدان ہے جس میں بالخصوص کرکٹ کے میچز میں نوجوان تو نوجوان بڑی عمر کے لوگ بھی اپنا وقت ضائع کر دیتے ہیں- رات ڈیڑھ- دو بج جاتے ہیں میچ دیکھتے ہوئے اور پھر صبح کی نماز میں اٹھنا مشکل ہوتا ہے- کرکٹ کے شائقین سے استدعا کی بھی ضرورت ہے کہ کرکٹ کا میچ دیکھیں مگر اس عزم کے ساتھ کہ دینی امور بالخصوص نماز باجماعت میں حرج نہیں ہو- کیونکہ ہماری بقا کی ضمانت ہماری باجماعت نمازوں میں ہے- اگر ہم اس دنیا میں روحانی طور پر زندہ رہنا چاہتے ہیں- تو ہمیں نمازوں کو زندہ رکھنا پڑے گا- ہماری اولاد کی نمازوں کو زندہ کرنا پڑے گا اور ہمارے ماحول میں بسنے والے احمدی دوست احباب کی نمازوں کو زندہ کرنا پڑے گا-

ایک نوجوان منصور صاحب ظہر کی نماز پر آئے- انہوں نے بتلایا کہ انڈیا اور پاکستان کا میچ لگا ہوا ہے- اور میری نماز میں یہ ایک روک بن رہی تھی- اسے دور کر کے نماز پر آ گیا ہوں-

احتیاط کی معراج

حضرت عقبہؓ فرماتے ہیں- میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے مدینے میں عصر کی نماز پڑھی- آپؐ نے سلام پھیرا اور جلدی سے کھڑے ہو گئے اور لوگوں کی گردنوں پر سے کودتے ہوئے اپنی بیویوں میں سے ایک کے حجرہ کی طرف تشریف لے گئے- لوگ آپؐ کی اس جلدی کو دیکھ کر گھبرا گئے- آپؐ جب باہر تشریف لائے تو معلوم کیا کہ لوگ آپؐ کی جلدی پر متعجب ہیں- آپؐ نے فرمایا کہ مجھے یاد آ گیا کہ تھوڑا سا سونا ہمارے پاس رہ گیا ہے اور میں نے ناپسند کیا کہ وہ میرے پاس پڑا رہے اور اس لئے میں نے جا کر حکم دیا کہ اسے تقسیم کر دیا جائے-

(بخاری کتاب الصلوٰۃ باب من صلی بالناس)

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ مال کے معاملہ میں نہایت محتاط تھے اور کبھی پسند نہ فرماتے کہ کسی بھول چوک کی وجہ سے لوگوں کا مال ضائع ہو جائے- آپ کی نسبت یہ تو خیال کرنا بھی گناہ ہے کہ نعوذباللہ آپؐ اپنے نفس پر اس بات سے ڈرے ہوں کہ کہیں اس سونے کو میں نہ خرچ کروں- مگر اس سے یہ نتیجہ ضرور نکلتا ہے کہ آپؐ اس بات سے ڈرے کہ کہیں جہاں رکھا ہو وہیں نہ پڑا رہے اور غرباء اس سے فائدہ اٹھانے سے محروم رہ جائیں- اور اس خیال کے آتے ہی آپؐ دوڑ کر تشریف لے گئے اور فوراً وہ مال تقسیم کروادیا اور پھر مطمئن ہوئے-

(سیرۃ النبیؐ ص 97)

تعارف کتب

لوگ کیا کہیں گے

نام کتاب: لوگ کیا کہیں گے
مرتبہ: شگفتہ عزیز شاہ
تعداد صفحات: 70
ناشر: لجنہ اماءاللہ اسلام آباد
قیمت: 20 روپے
طبع اول فروری 2003ء

گزشتہ کچھ عرصہ سے لجنہ اماءاللہ اسلام آباد کو بھی اشاعت کتب کے سلسلہ میں خدمت کی توفیق مل رہی ہے اور اس کار خیر کے نتیجہ میں احباب جماعت کے ازدیاد علم کے لئے اور تربیتی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے تحریری مواد کتب کی صورت میں مہیا کر رہی ہے۔ زیر تبصرہ کتاب ''لوگ کیا کہیں گے'' اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

کتاب کا موضوع بدعات کے خلاف جہاد ہے۔ ہر وہ چیز جو دین میں نئی داخل کی جائے وہ بدعت کہلاتی ہے جس کا حکم شریعت نے نہیں دیا مگر وہ مذہب اور معاشرے کا حصہ بن گئی جس کے نتیجہ میں طرح طرح کی دینی' اخلاقی' روحانی اور معاشرتی برائیاں جنم لیتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود کی آمد کا ایک مقصد دین میں شامل ہو جانے والی بدعات کے خلاف جہاد کرنا تھا۔ ہمارے معاشرے میں بعض دینی بعض دنیاوی اور بعض معاشرتی رسم و رواج ایسے راہ پا گئے ہیں جن سے اپنی نئی نسل کو بچانا بہت ضروری ہے اور انہیں حقیقی دینی تعلیمات اور اس کی روح سے آگاہی دینا ہمارا فرض ہے۔ شادی بیاہ' موت جنازے' عبادات' مغربی معاشرے کی یلغار اور ہمارے برصغیر کے قدیم رسم و رواج اور ثقافت کے نتیجہ میں بہت سی نئی رسمیں راہ پا گئی ہیں۔ ان کے قلع قمع کی ذمہ داری ہم پر عائد ہوتی ہے۔ زیر تبصرہ کتاب میں ان تمام بدعات اور رسومات کی نشاندہی کی گئی ہے اور اس کے بارہ میں حضرت مسیح موعود اور آپ کے خلفاء کی تعلیمات کے حوالے سے وضاحت کی گئی ہے۔ بدعات اور رسومات کے جو بیج ہمارے معاشرے میں بو دیئے گئے ہیں اس کو ہم نے اپنے اندر پنپنے نہیں دینا کیونکہ حضرت مسیح موعود نے اپنی شرائط بیعت میں یہ عہد جماعت سے لیا کہ ''اتباع رسم و متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائے گا۔'' اللہ تعالیٰ ہمیں رسم و رواج کی آکاس بیل سے محفوظ رکھے۔ آمین (ایم۔ ایم۔ طاہر)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 34727 میں انیقہ خان بنت سکندر علی خان قوم خان پیشہ طالب علمی عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹاؤن شپ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 1-4-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1- طلائی زیورات وزنی 8 9 گرام مالیتی -/46000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ انیقہ خان بنت سکندر علی خان ٹاؤن شپ لاہور گواہ شد نمبر 1 فصیح الملک وصیت نمبر 32194 گواہ شد نمبر 2 بشارت احمد بٹ وصیت نمبر 29437

مسل نمبر 34728 میں شمیم اختر زوجہ محمد داؤد احمد قوم کلو جٹ پیشہ خانہ داری عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مشتاق ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 1-10-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1- مکان برقبہ ایک مرلہ مالیتی -/200000 روپے 2- طلائی زیورات وزنی 10 تولے مالیتی -/70000 روپے۔ 3- حق مہر بذمہ خاوند محترم -/15000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ شمیم اختر زوجہ محمد داؤد احمد لاہور گواہ شد نمبر 1 محمد داؤد احمد خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 غلام فاطمہ ولد چوہدری قائم دین طاہر آباد ربوہ

مسل نمبر 34729 میں شجیع الحق خان ولد ڈاکٹر مبین الحق قوم ککے زئی پیشہ طالب علمی عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹاؤن شپ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 1-7-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد شجیع الحق خان ولد ڈاکٹر مبین الحق ٹاؤن شپ لاہور گواہ شد نمبر 1 رشید بشیر الدین وصیت نمبر 32037 گواہ شد نمبر 2 بشارت احمد بٹ وصیت نمبر 29437

مسل نمبر 34730 میں عبداللہ خان ولد نصر اللہ خان قوم ککے زئی پیشہ تجارت عمر 48 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میر پور خاص سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 30-8-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1- موٹر سائیکل مالیتی -/20000 روپے۔ 2- سرمایہ دوکان مالیتی -/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/48000 روپے سالانہ بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عبداللہ خان ولد نصر اللہ خان میر پور خاص گواہ شد نمبر 1 میاں رفیق احمد ارائیں ولد کرم الٰہی میر پور خاص گواہ شد نمبر 2 نصیر احمد ولد رحیم بخش ارائیں میر پور خاص

مسل نمبر 34731 میں شیخ رفعت علی ولد محمد علی قوم شیخ پیشہ ریٹائرڈ عمر 62 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میر پور خاص سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 4-8-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان واقع جمنا داس کالونی میر پور خاص رقبہ 1250 مربع فٹ مالیتی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2700 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد شیخ رفعت علی ولد محمد علی میر پور خاص سندھ گواہ شد نمبر 1 ندیم احمد ولد شیخ رفعت علی میر پور خاص سندھ گواہ شد نمبر 2 میاں رفیق احمد ارائیں ولد کرم الٰہی میر پور خاص

مسل نمبر 34732 میں نسیم اختر زوجہ شیخ رفعت علی قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر 55 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میر پور خاص سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 4-8-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1- حق مہر بذمہ خاوند محترم -/1000 روپے۔ 2- طلائی زیورات وزن 115 گرام مالیتی -/71300 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ نسیم اختر زوجہ شیخ رفعت علی میر پور خاص گواہ شد نمبر 1 شیخ رفعت علی خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 میاں رفیق احمد ارائیں ولد کرم الٰہی میر پور خاص

مسل نمبر 34733 میں شاہانہ زوجہ ملک عبداللہ قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میر پور خاص سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 30-8-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

1- حق مہر بذمہ خاوند محترم -/40000 روپے -2- طلائی زیورات وزنی 40 گرام مالیتی -/20740 روپے- اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے- الامۃ شاہانہ زوجہ ملک عبداللہ میر پور خاص سندھ گواہ شد نمبر 1 عبداللہ خان ولد نصراللہ خان میر پور خاص سندھ گواہ شد نمبر 2 نصیر احمد ولد رحیم بخش ارائیں میر پور خاص سندھ

بقیہ صفحہ 8

10-25 a.m کمپیوٹرس کے لئے
11-00 a.m ترجمۃ القرآن
12-00 p.m تلاوت قرآن کریم' عالمی خبریں
12-30 p.m لقاء مع العرب
1-35 p.m سندھی سروس
2-45 p.m مجلس سوال وجواب
3-50 p.m تقریر
4-15 p.m انڈونیشین سروس
5-15 p.m سفر بذریعہ ایم ٹی اے
6-05 p.m تلاوت قرآن کریم' درس ملفوظات' عالمی خبریں
7-00 p.m جرمن ملاقات 26 مارچ 2003ء
8-00 p.m بنگلہ سروس
9-00 p.m ترجمۃ القرآن
10-00 p.m فرانسیسی سروس
11-00 p.m جرمن سروس

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں-

درخواست دعا

مکرم محمد محمود خان صاحب ملٹی کلر انٹرنیشنل (قیادت رحمان پورہ لاہور لکھتے ہیں کہ خاکسار کے والد مکرم محمد ابراہیم خان صاحب کو دل کے عارضہ اور سانس کی تکلیف ہے اور والدہ مکرمہ ثریا خانم صاحبہ کے گھٹنوں اور کمر میں درد رہتا ہے-

مکرم مرزا نفیس بیگ صاحب ابن مکرم رانا محمد سعید بیگ صاحب مرحوم اعظم گارڈن ملتان روڈ لاہور سانس کی تکلیف سے بیمار ہیں-

مکرم مرزا احسن بیگ صاحب خداداد کالونی ملتان شدید بیمار ہیں-

مکرم سعید احمد وفا صاحب کارکن الفضل کے ناک کا آپریشن لاہور کے ایک پرائیویٹ ہسپتال میں متوقع ہے-

مکرم ملک منور احمد صاحب محلہ اسلام آباد گوجرانوالہ کو ہارٹ اٹیک ہوا ہے اور مقامی ہسپتال میں داخل ہیں-

مکرم شیخ مظفر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ فاروق آباد ضلع شیخوپورہ نے ہرنیا کا آپریشن کروایا ہے-

مکرم محمد اکرم صابر صاحب ولد محمد انور صاحب لیبارٹری ٹیکنیشن بلڈ بنک (خدام الاحمدیہ ربوہ پاکستان) کے گلے میں کینسر ہے اور انمول ہسپتال لاہور میں داخل ہیں-

مکرم بشیر احمد زاہد صاحب آف گھٹیالیاں گزشتہ دو تین سال سے مثانہ کی تکلیف میں ہیں آپریشن بھی کروایا ہے مگر کوئی افاقہ نہیں ہوا- اب کئی اور عوارض پیدا ہو گئے ہیں- تین چار روز سے ہچکی کی تکلیف ہے کسی کو پہچانتے نہیں ہیں-

مکرم مرزا وسیم احمد صاحب سیکرٹری وقف نو ضلع خیر پور میرس لکھتے ہیں خاکسار کے سسر محترم حبیب احمد صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ بنگلہ گوگیرہ ضلع اوکاڑہ گزشتہ چند روز سے ساہیوال کے ایک پرائیویٹ ہسپتال میں زیر علاج ہیں- کمزوری بہت زیادہ ہے- احباب سے ان سب کی جلد اور مکمل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے-

قارئین الفضل متوجہ ہوں

جو قارئین الفضل ہاکر سے حاصل کرتے ہیں ان کی خدمت میں تحریر ہے کہ بل ماہ مارچ 2003ء مبلغ -/72 روپے بنتا ہے بل کی ادائیگی جلد کر کے ممنون فرمائیں- (مینیجر روزنامہ الفضل)

اعلان دارالقضاء

(مکرم سعید احمد صاحب بابت ترکہ محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ)

مکرم میجر (ر) سعید احمد صاحب ابن مکرم چوہدری محمد بوٹا صاحب ساکن 1/4 دارالرحمت غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میری والدہ محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں- قطعہ نمبر 1-2/4 دارالرحمت کل رقبہ ایک کنال (10 مرلہ فی قطعہ) میں سے ان کا حصہ 2 مرلہ 136 مربع فٹ ہے- ان کا یہ حصہ ہمارے بھائی مکرم نسیم احمد صاحب کے نام منتقل کر دیا جائے- دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے-

جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:-

(1) مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب (بیٹا)
(2) مکرم چوہدری نسیم احمد صاحب (بیٹا)
(3) مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب (بیٹا)
(4) مکرم چوہدری سعید احمد صاحب (بیٹا)
(5) مکرم چوہدری داؤد احمد صاحب (بیٹا)
(6) مکرم چوہدری نجی احمد صاحب (بیٹا)
(7) مکرم چوہدری مسعود احمد صاحب (بیٹا)
(8) محترمہ مبارکہ مسعودہ صاحبہ (بیٹی)
(9) محترمہ ناصرہ ظہور صاحبہ (بیٹی)
(10) محترمہ نسیم صادقہ صاحبہ (بیٹی) وفات یافتہ

محترمہ نسیم صادقہ صاحبہ (وفات یافتہ) کے واحد وارث ان کے پسر مکرم حارث مہر شاہ صاحب ابن مکرم محمد وارث شاہ صاحب حال مقیم جرمنی ہیں-

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تمیں یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں-

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

بے کاری- حقیقتاً خودکشی ہے

حضرت مصلح موعود نے فرمایا:

میں بار بار کہہ چکا ہوں- کہ بیکار نوجوان کام کریں- اگر روزانہ دو چار آنہ بھی وہ کما سکیں تو ان کے مال کی زیادتی - اخلاق کی درستی اور ان کے والدین کے بوجھ کی کمی کا موجب ہوگا- کاش میری اسی نصیحت کی قیمت ہماری جماعت کے ذہنوں میں آ جائے اور ہزاروں نوجوان جو گھروں میں بیٹھے آئندہ کی خوابیں دیکھ رہے ہیں اور حقیقتاً خودکشی کر رہے ہیں- اپنی بیوقوفیوں سے باخبر ہو کر اپنے پر اور اپنی جماعت پر بھی رحم کریں اللھم آمین-

(روزنامہ الفضل 8 رمارچ 1935ء)

(مرسلہ: نظارت امور عامہ)

یوم تحریک جدید 4- اپریل 2003ء

امراء وصدر صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ مجلس مشاورت 1991ء کے فیصلہ کی تعمیل میں سال رواں کا پہلا "یوم تحریک جدید" 4- اپریل 2003ء بروز جمعۃ المبارک منایا جائے جس میں احباب جماعت کو مطالبات تحریک جدید کی طرف خصوصی توجہ دلائی جائے- اس موقعہ پر امراء وصدر صاحبان اپنی سہولت اور حالات کے مطابق جلسے منعقد کر کے مطالبات کی اہمیت احباب جماعت پر واضح کرنے کا اہتمام فرمائیں- خطبات جمعہ میں تحریک جدید کے مطالبات اور ان کی حکمت عملی بیان کی جائے- اس دن خصوصیت کے ساتھ تحریک جدید کے ذریعہ جماعت پر ہونے والے انعامات وافضال الٰہیہ کا احباب کے سامنے ذکر کیا جائے- اس دن حسب ذیل چند مطالبات تحریک جدید پر خصوصی روشنی ڈالی جائے:

☆ احباب سادہ زندگی بسر کریں- لباس کھانے اور رہائش میں سادگی اختیار کریں-
☆ والدین اپنی اولاد کو خدمت دین کیلئے وقف کریں-
☆ رخصت کے ایام خدمت دین کیلئے وقف کریں-
☆ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں-
☆ جو لوگ بیکار ہیں وہ چھوٹے سے چھوٹا کام جو بھی مل سکے کر لیں-
☆ قومی دیانت کا قیام کریں-
☆ حسب استطاعت مالی قربانی کرنے کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلائی جائے-
☆ مقاصد تحریک جدید کے لئے خاص دعا کریں-

نوٹ:- اگر کسی وجہ سے 4- اپریل کو یوم تحریک جدید منایا جا سکتا ہو تو جماعتی فیصلہ کے تحت اپنی سہولت اور حالات کے مطابق کسی بھی مناسب تاریخ کو "یوم تحریک جدید" منایا جائے اور اس کی رپورٹ سے دفتر کو مطلع فرمائیں-

(وکیل الدیوان تحریک جدید)

عطایا برائے گندم

ہر سال مستحقین میں گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے- اس کار خیر میں ہر سال بڑی تعداد میں مخلصین جماعت حصہ لیتے ہیں- لہٰذا ہمدرد مخلصین جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں اور برکتوں سے نوازا ہے- ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں فراخ دلی سے حصہ لیں- جملہ نقد عطایا بمد گندم کھاتہ نمبر 4550/3-135 معرفت افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرمائیں-

(صدر کمیٹی امداد مستحقین جلسہ سالانہ ربوہ)

دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

مکرم محمد احمد مظفر علوی صاحب آف اوکاڑہ نمائندہ مینیجر روزنامہ "الفضل" شعبہ اشتہارات حصول اشتہارات کیلئے سیالکوٹ' نارووال' قصور اور اوکاڑہ کے اضلاع کے دورہ پر ہیں- امراء صاحبان صدر صاحبان دیگر عہدیداران اور کاروباری احباب سے خصوصی طور پر تعاون کرنے کی درخواست ہے-

(مینیجر روزنامہ الفضل)

ولادت

مکرمہ منظرہ آفتاب صاحبہ صدر لجنہ فیروز والا ضلع گوجرانوالہ تحریر کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے میری بیٹی طیبہ ظفر اور داماد چوہدری ظفر وقار کاہلوں صاحب پی ایچ ڈی کو کینیڈا میں پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے- حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے "حمدان ظفر" نام عطا فرمایا ہے- اور وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے- نومولود چوہدری غلام محمد صاحب کاہلوں آف خانہ میانوالی کا پوتا اور چوہدری آفتاب احمد بٹر آف فیروز والا ضلع گوجرانوالہ کا نواسہ ہے- اللہ تعالیٰ بچے کو نیک صالح خادم سلسلہ اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے- آمین

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

منگل یکم اپریل 2003ء

12-15 a.m عربی سروس
1-15 a.m چلڈرنز کلاس
1-30 a.m مجلس سوال و جواب
2-40 a.m کوئز پروگرام
3-20 a.m فرانسیسی سروس
4-20 a.m سفر ہم نے کیا
5-05 a.m تلاوت قرآن کریم' انصار سلطان القلم' عالمی خبریں
6-00 a.m چلڈرنز کلاس
6-30 a.m کوئز
7-30 a.m طب وصحت کی باتیں (دانتوں کی حفاظت)
8-30 a.m تعارف
9-20 a.m لجنہ میگزین
10-00 a.m بنگلہ ملاقات
11-00 a.m تلاوت قرآن کریم' عالمی خبریں
11-30 a.m لقاء مع العرب
12-35 p.m سفر ہم نے کیا
1-00 p.m لجنہ میگزین
1-45 p.m درس القرآن
3-15 p.m انڈونیشین سروس
4-15 p.m طب وصحت کی باتیں
5-05 p.m تلاوت قرآن کریم' عالمی خبریں' انصار سلطان القلم
5-55 p.m مجلس سوال و جواب
7-00 p.m بنگلہ سروس
8-05 p.m لجنہ ملاقات 30 مارچ 2003ء
9-05 p.m فرانسیسی سروس
10-05 p.m جرمن سروس
11-05 p.m لقاء مع العرب

بدھ 2 اپریل 2003ء

1-15 a.m عربی سروس
2-15 a.m واقفین نو بچوں کا پروگرام
2-45 a.m تقریر
3-40 a.m تعارف
4-35 a.m خطبہ جمعہ
6-05 a.m تلاوت قرآن کریم' ہماری تاریخ' عالمی خبریں
7-00 a.m گلدستہ
7-30 a.m مجلس سوال وجواب
8-30 a.m ہماری کائنات
8-50 a.m انٹرویو
9-15 a.m اردو کلاس
10-15 a.m سفر بذریعہ ایم ٹی اے
11-45 a.m خطبہ جمعہ 29 جولائی 1990ء
12-05 p.m تلاوت قرآن کریم عالمی خبریں
12-30 p.m لقاء مع العرب
1-35 p.m سواحیلی سروس
2-35 p.m ہماری کائنات
3-05 p.m مجلس سوال و جواب
4-15 p.m انڈونیشین سروس
5-15 p.m تقریر
6-05 p.m تلاوت قرآن کریم' تاریخ احمدیت' عالمی خبریں
7-55 p.m اردو کلاس
8-00 p.m بنگلہ سروس
9-00 p.m خطبہ جمعہ
10-10 p.m فرانسیسی ملاقات 31 مارچ 2003ء

جمعرات 3 اپریل 2003ء

12-10 a.m جرمن سروس
1-15 a.m عربی سروس
2-15 a.m خطبہ جمعہ
3-35 a.m گلدستہ
4-00 a.m ہماری کائنات
4-30 a.m مجلس سوال و جواب
5-00 p.m سفر بذریعہ ایم ٹی اے
6-05 a.m تلاوت قرآن کریم' درس ملفوظات' عالمی خبریں
6-55 a.m مجلس سوال و جواب
8-00 a.m ہنر
8-30 a.m المائدہ
8-50 a.m چلڈرنز پروگرام
9-25 a.m چلڈرنز کلاس

باقی صفحہ 7 پر

عراق پر حملے کی خبریں

امریکی و برطانوی طیاروں نے بغداد پر ہزاروں پونڈ وزنی بموں اور کروز میزائلوں سے حملے کئے۔ اتحادیوں کی جانب سے اب تک بغداد شہر پر کی جانے والی یہ سب سے شدید بمباری تھی۔ جس میں دو مواصلاتی مراکز کو نشانہ بنایا گیا۔ بمباری کے نتیجہ میں 7 شہری ہلاک اور 100 کے قریب زخمی ہو گئے۔ عراقی وزیر اطلاعات کا کہنا ہے کہ عراقی فوج نے حملے میں چار حملہ آور ہلاک جبکہ 33 ٹینک اور بکتر بند گاڑیاں تباہ کر دیں۔ عراقی ریپبلکن گارڈز نے زبردست حملہ کر کے بصرہ ائرپورٹ اتحادی فوجوں سے چھین لیا ہے۔ عراقی گوریلا فوجوں نے بصرہ ائرپورٹ پر قابض فوج کے خلاف زبردست حملہ کیا اور وہاں موجود امریکی اور دوسری اتحادی فوج کو بھگا دیا۔ حملہ میں کئی امریکی فوجی ہلاک ہو گئے۔ عراقی وزیر دفاع نے بھی اس کی تصدیق کر دی ہے۔ امریکی محکمہ دفاع پینٹاگون نے کہا ہے کہ وہ چند ہفتوں میں مزید ایک لاکھ بیس ہزار فوجی بھیج رہا ہے۔ عراقی وزیر اطلاعات نے بتایا کہ اتحادی فوجی نجف سے پسپا ہو گئے ہیں اور نعشیں چھوڑ کر وہاں سے بھاگ نکلے ہیں انہوں نے کہا ہمارا دفاعی نظام مضبوط ہے اور ہم ڈٹ کر دشمن کا مقابلہ کر رہے ہیں اور اتحادی فوج کے 196 کروز میزائل تباہ کر دیئے گئے ہیں۔ عراقی فوج کی طرف سے شدید مزاحمت اور اتحادیوں کے شدید جانی نقصان اور لڑائی کے طویل ہونے کے باعث ایٹمی حملے کے خطرات بڑھ گئے ہیں' ایٹمی جنگ چھڑ گئی تو فوری طور پر 10 لاکھ عراقی شہری مارے جائیں گے۔

برطانوی وزیر اعظم ٹونی بلیئر نے امریکی موقف سے اختلاف کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ صدام کو ہٹانے کے بعد عراق میں اقوام متحدہ کی زیر نگرانی نمائندہ حکومت کی تشکیل کی حمایت کرتے ہیں' عراقی جنگ اور صدام کو اقتدار سے الگ کرنے کا کام ہمارے دستوں کیلئے مشکل اور کٹھن ثابت ہو رہا ہے۔ صدر بش سے ملاقات کے بعد بی بی سی ریڈیو کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اب ہم یہ نہیں کہہ رہے کہ عراق پر امریکی یا برطانوی حکومت کریں بلکہ ہمارا موقف ہے کہ عراق پر وہاں کے عوام کی حکومت ہونی چاہئے۔ ادھر عراق بدستور ترکی کے ذریعے اپنی تیل کی برآمدات جاری رکھے ہوئے ہے یہ تیل کرکوک سے ترکی جانے والی پائپ لائن کے ذریعے بندرگاہ تک پہنچایا جاتا ہے۔ عراق ایک آزاد اور خود مختار ملک ہے۔ پابندیوں اور جارحیت کے باوجود عراق دوسرے ممالک کو بھی امداد دینے کی پوزیشن میں ہے۔